غیر مقلدین کے رسالہ

"مکتوب مفتوح"

پر ایک نظر

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا

محمد امین صفدر

اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ تقلید کی وضاحت

یہ ایک مسلمہ اور تاریخی حقیقت ہے کہ پاک و ہند میں انگریز کے دور حکومت سے قبل غیر مقلدین کا وجود نہ تھا۔ دور برطانیہ میں اس ملک میں تقلید اور ترک تقلید پر بحث و مناظرہ کا آغاز ہوا اور رد تقلید پر پہلی کتاب معیار الحق نذیر حسین دہلوی نے تحریر فرمائی اور آج تک روافض، منکرین حدیث، منکرین فقہ، مودودی، کیپٹن عثمانی وغیرہ تقلید کے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں اور عوام کو پریشان کر رہے ہیں۔ ہم ان غیر مقلدوں سے چند علمی سوالات کے ذریعہ یہ مسئلہ سمجھنا چاہتے ہیں، امید ہے کہ وہ ضرور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ سوالات سے پہلے گزارش ہے کہ آپ حضرات کا دعویٰ ہے کہ ہم ہر سوال کا جواب صرف قرآن و حدیث سے دیتے ہیں۔ اس لیے جواب میں یا تو کوئی صریح آیت پیش فرمائیں یا صحیح صریح غیر معارض حدیث، ان دو کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو جواب کالعدم سمجھا جائے گا۔

۱۔ تقلید کی تعریف: تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۶۰ ج ۱، ص ۲۶۵ ج ۱) یہ تعریف قرآن کی کس آیت یا کس حدیث سے ثابت ہے؟

۲۔ اس تعریف کے مطابق خدا یا رسول ﷺ کی بات کو بلا تحقیق دلیل مان لینا تقلید ہے یا نہیں؟

۳۔ اس تعریف کے موافق محدث کی رائے کو ماننا کہ یہ حدیث صحیح ہے، وہ ضعیف ہے، تقلید ہے یا نہیں؟

۴۔ کسی محدث کا کسی راوی کو ثقہ یا ضعیف کہنا، اس کو بلا مطالبہ دلیل ماننا تقلید ہے یا نہیں؟

۵۔ اصول حدیث کے قاعدے خدا اور رسول کے بنائے ہوئے ہیں یا امتیوں کے گھڑے ہوئے ہیں، اور ان کو ماننا تقلید ہے یا نہیں

۶۔ تقلید کا حکم میاں نذیر حسین دہلوی ۱۳۲۰ھ، مولانا محمد حسین بٹالوی ۱۳۳۸ھ، مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۳۹۴ھ، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۱۹۴۸ء، مولانا نور حسین گھرجاکھی، مولانا محمد داود غزنوی، سب حضرات فرماتے ہیں کہ ''مطلق تقلید کسی مجتہد کی اہل سنت سے واجب ہے'' (معیار الحق ص ۴۱، اشاعۃ السنہ ص ۱۲۶ ج ۲۳، تاریخ اہل حدیث ص ۱۲۵، نقوش ابو الوفا ص ۲۵۶، ارکان اسلام ص ۹۲، داؤد غزنوی ص ۳۷۵) تقلید کی کیا تعریف ہے اور واجب کی جامع مانع تعریف کیا ہے؟

۷۔ اس تقلید کے واجب ہونے کی دلیل کونسی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث ہے؟

۸۔ کیا اجتہاد دلیل شرعی ہے؟ اجتہاد کی جامع مانع تعریف قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں۔

۹۔ اجتہادی مسائل کون سے مسائل ہوتے ہیں، ان کی تعریف قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں۔

۱۰۔ مجتہد کی شرائط قرآن وحدیث میں کیا ہیں؟

۱۱۔ صحابہ اور تابعین کے ہزاروں فتاویٰ جو کتب حدیث مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق میں موجود ہیں وہ سب احادیث رسول ہیں یا بعض فتاویٰ اجتہادی بھی ہیں۔

۱۲۔ مجتہد پر اپنے اجتہادی مسئلہ کی دلیل تفصیلی بیان کرنا فرض ہے یا واجب؟ کس دلیل سے؟

۱۳۔ عامی پر اجتہادی مسئلہ میں مجتہد سے دلیل تفصیلی کا مطالبہ کرنا فرض ہے یا واجب؟

۱۴۔ فرض اور واجب کے تارک کا قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے؟ کافر ہے یا فاسق یا کیا؟

۱۵۔ جن صحابہ و تابعین نے اپنے اجتہادی مسائل کے ساتھ دلیل تفصیلی بیان نہیں کی وہ کس درجہ کے گنہگار تھے؟ فرض کے تارک تھے یا واجب کے؟

۱۶۔ جن صحابہ اور تابعین نے اجتہادی مسئلہ میں مجتہد صحابی سے دلیل تفصیلی کا مطالبہ نہیں کیا وہ سب لوگ فرض یا واجب کے تارک ہونے کی وجہ سے کس درجہ کے گنہگار تھے؟

۱۷۔ آپ کے مندرجہ بالا بزرگوں کے نزدیک تقلید واجب ہے، جو لوگ اس واجب کو بدعت یا حرام یا شرک کہتے ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ وہ کس درجہ کے گنہگار ہیں؟

۱۸۔ تقلید مجتہد کو حرام کہنے والوں کی دلیل قرآن و حدیث سے کیا ہے؟

۱۹۔ اگر تقلید شرک ہے تو شرک کی جامع مانع تعریف کریں اور اس کی دلیل میں آیت یا حدیث بتائیں۔

۲۰۔ بعض جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ تقلید کتے کے پٹے کو کہتے ہیں، اس کی دلیل قرآن و حدیث میں کیا ہے؟

۲۱۔ جن علماء نے تقلید کو واجب کہا ہے، ان کے نزدیک کتے کا پٹہ گلے میں ڈالنا واجب ہے یا نہیں؟

۲۲۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ تقلید جہالت کا نام ہے تو کیا مندرجہ بالا علماء کے نزدیک جاہل رہنا واجب ہے؟

۲۳۔ تقلید کی ماہیت میں عدم علم بالدلیل داخل ہے یا عدم مطالبہ دلیل خاص تفصیلی مجتہد کا؟

۲۴۔ کیا تقلید واجب ہے؟ اور واجب کا ترک حرام ہے تو آپ کے مندرجہ بالا

علماء کے نزدیک دلیل کی تحقیق حرام ہوئی یا نہ؟ جو دلیل کی تحقیق کو حرام کہے وہ کس درجہ کا گنہگار ہے؟

۲۵۔ آپ کے مندرجہ بالا چھ علماء نے تقلید شخصی کو مباح کہا ہے، حوالہ جات وہی ہیں نمبر ۶ میں گزرے۔ مباح کی کیا تعریف ہے اور تقلید شخصی کے مباح ہونے کی دلیل قرآن وحدیث سے تحریر کریں۔

۲۶۔ یہودی اپنے احبار ورہبان کی جو تقلید کرتے تھے وہ اجتہادی مسائل میں تھی یا کفریہ مسائل میں؟

۲۷۔ کیا ان احبار رہبان کا مجتہد ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

۲۸۔ یہ یہودی اپنے احبار رہبان کی تقلید شخصی کرتے تھے یا تقلید مطلق؟ قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں۔

۲۹۔ جیسے اب تقلید شخصی کرنے والے اپنے مجتہد کی طرف نسبت کرکے حنفی، شافعی وغیرہ کہلاتے ہیں، وہ یہودی اپنے کو منسوب کرکے کیا کہا کرتے تھے؟ ان کی نسبتیں قرآن وحدیث سے واضح کریں۔

۳۰۔ اتباع اور تقلید ہم معنی ہیں یا قرآن وحدیث نے ان میں کوئی فرق بیان فرمایا ہے؟

۳۱۔ مشرکین اپنے آباء کی جو اتباع کرتے تھے، بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا وہ بے دلیل تھی یا بادلیل؟

۳۲۔ کیا مشرکین کے آباء مجتہد تھے؟ اور مشرکین اجتہادی مسائل میں ان کی تقلید کرتے تھے؟

۳۳۔ مشرکین اپنے آباء کی تقلید مطلق کرتے تھے یا شخصی؟ اگر شخصی کرتے تھے تو ان میں کتنے فرقے تھے اور ان کے نام کیا کیا تھے؟ نسبتی نام قرآن وحدیث سے تحریر کریں۔

۳۴۔ اگر یہود کے احبار اور مشرکین کے آباء مجتہد تھے تو کیا ان کو بھی صواب پر

دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا تھا؟

۳۵۔ مذہب حنفی میں بعض مسائل میں فتویٰ حضرت امام اعظمؒ کے قول پر ہے، بعض میں صاحبین کے قول پر بعض میں امام حسن یا زفر کے قول پر یہ تقلید مطلق ہے یا تقلید شخصی؟

۳۶۔ اصول حدیث میں اختلاف کی صورت میں صرف شافعی اصولوں کو ماننا اور حنفی اصولوں کا انکار کرنا، یہ تقلید شخصی ہے یا تقلید مطلق؟

۳۷۔ کتب حدیث میں سے بخاری کو ماننا کتاب الآثار کو نہ ماننا، موطا امام مالک کو ماننا اور موطا امام محمد کو نہ ماننا، ترمذی کو ماننا طحاوی کو نہ ماننا، مشکوٰۃ المصابیح کو ماننا اور زجاجۃ المصابیح کو نہ ماننا، بلوغ المرام کو ماننا اور مستدلات حنفیہ کو نہ ماننا، تقلید مطلق ہے یا شخصی؟

۳۸۔ کسی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کے بارے میں غیر مقلد صرف اپنے فرقے کے مولوی کی مانتے ہیں، حنفی محدثین کی بات کو بالکل نہیں مانتے، یہ تقلید شخصی ہے یا مطلق؟

۳۹۔ غیر مقلدین صرف اپنے فرقے کے مولویوں کے بتائے ہوئے مسئلہ پر اعتماد کرتے ہیں، دوسرے فرقوں کے علماء پر بالکل اعتماد نہیں کرتے، یہ تقلید شخصی ہے یا مطلق؟

۴۰۔ اجتہادی مسئلہ میں مجتہد کی طرف نسبت کر کے حنفی شافعی وغیرہ کہلانے کو جو غیر مقلد کفر اور شرک کہتے ہیں، ان کے پاس قرآن یا حدیث کی کون سے دلیل ہے؟

۴۱۔ مسلمان دو حال سے خالی نہیں، مسائل اجتہادیہ میں اجتہاد کا اہل ہو گا یا نہیں۔ اول صورت میں وہ مجتہد کہلائے گا، دوسری صورت میں جب وہ خود اجتہاد نہیں کر سکتا تو بھی دو حال سے خالی نہ ہو گا یا کسی مجتہد کی تقلید کرے گا یا نہ اجتہاد کرے گا نہ تقلید، اول صورت میں وہ مقلد ہے دوسری صورت میں غیر مقلد، جیسے نماز باجماعت میں ایک امام ہے، دوسرے مقتدی، تیسرے امام کے مخالف جماعت کے ثواب سے محروم اول (امام) مجتہد کی جگہ ہے۔ مقلد مقتدی کی جگہ اور تیسرا غیر مقلد۔ اسی طرح

ملک میں ایک حاکم ہوتا ہے دوسرے رعایا اور بعض باغی۔ بعض ڈاکٹر ہوتے ہیں، بعض مریض ان سے علاج کرا کے صحت یاب ہو جاتے ہیں اور بعض مریض علاج کرانے کی بجائے ڈاکٹر کو گالیاں بکتے ہیں اور بیماری کو بڑھاتے بڑھاتے مر جاتے ہیں۔ اس لیے کسی کو غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے دو باتوں کا ثبوت ضروری ہے (۱) وہ اجتہاد کا اہل نہ تھا (۲) وہ نا اہل ہو کر تقلید بھی نہ کرتا تھا۔

۴۲۔ کتنے صحابہ تھے جو نہ اجتہاد کر سکتے تھے نہ تقلید کرتے تھے بلکہ اجتہاد کو کار ابلیس اور تقلید کو شرک کہتے تھے؟

۴۳۔ تابعین اور تبع تابعین میں ایسے لوگ کون کون تھے؟

۴۴۔ محدثین کے حالات میں چار قسم کی کتابیں خود محدثین نے تحریر فرمائی ہیں۔ طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ، طبقات حنابلہ۔ ان نسبتوں سے ظاہر ہے کہ یہ سب تقلید شخصی کرنے والے تھے، کیا یہ سب مشرک اور بدعتی تھے؟

۴۵۔ کسی محدث نے طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب لکھی ہو تو اس کا پتہ دیں کہ کہاں سے ملتی ہے؟

۴۶۔ اصحاب صحاح ستہ کو بعض لوگ بے دلیل غیر مقلد کہتے ہیں اور بہت سے جاہل بلا مطالبہ دلیل ان کی بات مان کر ان کو غیر مقلد سمجھتے ہیں، کیا یہ تقلید ہے یا نہیں؟

۴۷۔ اصحاب صحاح ستہ جن کا غیر مقلد ہونا نہ ان کے اقرار سے ثابت ہے نہ شرعی شہادت سے، ان کی کتابوں کو غیر مقلدین اپنی کتابیں کہتے ہیں اور نواب صدیق حسن، نواب وحید الزمان، مولانا عبد الواحد خانپوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ علماء جن کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار یا شرعی شہادتوں سے ثابت ہے، ان کی کتابوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ اس پر حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں۔

۴۸۔ علماء غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث کے مسائل لکھتے ہیں۔ اس دعویٰ سے انہوں نے ہدیۃ المھدی، نزل الابرار، نہج المقبول، بدور الاہلہ،

الروضۃ الندیہ، فقہ محمدیہ، عرف الجادی وغیرہ بہت سی کتابیں لکھیں، ان کتابوں کے بارے میں علماء غیر مقلدین اور عوام غیر مقلدین میں بہت جھگڑا ہے، علماء کہتے ہیں، یہ قرآن وحدیث کے خالص مسائل ہیں، ان میں قیاس ورائے کا کوئی دخل نہیں یہ عوام غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہمارے علماء قرآن وحدیث کا نام لے کر جھوٹ لکھ رہے ہیں۔ یہ مسائل تو قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ الغرض علماء کے نزدیک عوام غیر مقلدین ان کتابوں کا انکار کر کے قرآن وحدیث کے مسائل کے منکر ہیں اور عوام غیر مقلدین کے نزدیک علماء قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے والے تھے۔ صرف ایک ایسی کتاب پیش کریں جو پاک وہند کے کسی غیر مقلد عالم نے لکھی ہو اس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، قانون، وراثت وغیرہ کے مکمل مسائل ہوں اور ہر ہر جزئی مسئلہ پر صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کی ہو اور عوام غیر مقلدین کا اتفاق ہو کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں قرآن وحدیث کے علاوہ یا اس کے خلاف کوئی مسئلہ نہیں۔ ایسی کتاب کا ضرور مکمل پتہ دیں کہ کہاں سے دستیاب ہے؟

۴۹۔ غیر مقلدین کا آپس میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہے، ہاں ایک بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ہمارے کسی غیر مقلد عالم نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں لکھی، جس میں دین کے مکمل مسائل ہوں اور ہر ہر جزئی مسئلہ صریح آیات واحادیث سے ثابت ہو۔ اکثر کتابیں نامکمل بھی ہیں، بے دلیل بھی ہیں اور ایسے شرمناک مسائل سے پُر ہیں کہ غیر مقلدین پریشان ہیں کہ کاش ان کو آگ لگا کر جلادیا جائے۔

فقہ سے متعلق چند ضروری باتیں

فقہ کے بارہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں اسے فقیہ بنا دیتے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں جو لوگ قرآن پاک کے مخالف ہیں اور لوگوں کو قرآن پاک سے بدظن کرنے کے لیے متواتر قرآن پاک کو چھوڑ کر شاذ وضعیف قراءتوں پر اعتراضات کرتے ہیں اور منکرین حدیث سنت رسولؐ

سے بدظن کرنے کے لیے بعض شاذ وضعیف روایات کو لے کر کبھی قرآن کے خلاف کہتے ہیں کبھی ننگ انسانیت کہتے ہیں اسی طرح فقہ کے مخالفین کا حال ہے، جس طرح حدیث کی کتابوں میں بعض احادیث صحیح بعض منسوخ بعض مأوّل اور بعض ضعیف و متروک ہوتی ہیں، اسی طرح فقہ کی شروح وفتاویٰ پر جو علماء کے لیے لکھے گئے ہیں، ان میں بعض اقوال مفتی بہا اور معمول بہا ہوتے ہیں ان کو مذہب حنفی کہتے ہیں، بعض مرجوح عنہ بعض مأوّل اور بعض شاذ متروک ہوتے ہیں۔ اس لیے فقہ حنفی پر اعتراضات کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ:

۱۔ پہلے یہ ثابت کرے کہ جس قول پر وہ اعتراض کر رہا ہے، وہ مفتی بہ (مضبوط) قول ہے اور احناف کا اس پر بلانکیر عمل جاری ہے۔ ورنہ ضعیف ومتروک اقوال پر اعتراض کرنے سے مذہب حنفی پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ جیسا کہ شاذ ومتروک قراءتوں پر اعتراض کرنے سے قرآن پاک پر کوئی اعتراض نہیں اور شاذ متروک احادیث پر اعتراض کرنے سے سنت متواترہ ہرگز متاثر نہ ہوگی۔ بلکہ اعتراض کرنے والے کی حماقت اور جہالت ثابت ہوگی کہ جب مسلمان ان شاذ قرأتوں کی تلاوت ہی نہیں کرتے، ان متروک احادیث پر عمل نہیں کرتے تو اعتراض کیا اور کن پر؟

۲۔ فقہ کے اصول چار ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع امت اور قیاس شرعی۔ کتب فقہ کی شروح میں وضاحت ہے کہ فلاں مسئلہ قرآن سے ثابت ہے، فلاں حدیث سے فلاں اجماع سے فلاں قیاس سے۔ اس لیے سائل کو پہلے مدعی کا دعویٰ بیان کرنا ہوگا کہ انہوں نے اس مسئلہ کو کس نام سے پیش کیا ہے؟ اگر قرآن کے نام سے پیش کیا ہے تو قرآنی دلیل کا مطالبہ کرو۔ اگر حدیث کے نام سے پیش کیا ہے تو حدیث کا مطالبہ کرو۔ اگر اجماع اور قیاس کے نام سے پیش کیا ہے تو اس کا مطالبہ کرو۔ الغرض جس طرح منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حدیث کا ہر مسئلہ قرآن پاک کی صریح آیت سے ثابت کرو اور ان کا یہ سوال غلط ہے، اسی طرح فقہ کے بارے

میں کسی خاص دلیل کا مطالبہ غلط ہے، ہاں مطلق دلیل کا مطالبہ صحیح ہے، مجیب کو حق ہے کہ وہ ادلہ اربعہ میں سے جس دلیل سے چاہے، ثابت کرے۔

۳۔ سائل کو یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ فقہاء نے آج تک اس مسئلہ کی ادلہ اربعہ سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔

۴۔ اور یہ مفتیٰ بہ معمول بہ قول فلاں آیت یا فلاں حدیث صحیح صریح غیر معارض کے صراحتاً خلاف ہے اور اس آیت یا حدیث کے بارے میں فقہاء نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی۔

عام طور پر غیر مقلدین کا یہ طریقہ ہے کہ مسائل ذکر کرتے وقت مفتیٰ بہ اور معمول بہ قول چھوڑ کر غیر مفتی بہ اور متروک قول پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے خلاف بھی کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھتے، بس اتنا لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور اگر کہیں کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے بھی ہیں تو ایک تو وہ دلیل چھپا جاتے ہیں جو فقہاء نے اس مسئلہ کی بیان کی ہے اور جس آیت یا حدیث کو اس نے اپنی غلط فہمی یا کج فہمی اور بدفہمی کی وجہ سے فقہ کے خلاف سمجھا ہے اس کی جو وضاحت فقہاء نے فرمائی ہے اس کو بھی چھپا جاتے ہیں اور یہ کتمان اور چھپانا قرآن پاک کی تصریح کے مطابق یہود کی عادت تھی اگر وہ مسئلہ اسی انداز میں لکھیں جس طرح فقہاء نے لکھا اور اس کے دلائل جو فقہاء نے بیان کیے ہیں، ان کو بھی بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ فقہاء ان اعتراضات کے جوابات سے معترض کے پیدا ہونے سے بھی پہلے فارغ ہو چکے ہیں۔

صاحب مکتوب مفتوح اس اعلان کے ساتھ اسٹیج پر آئے ہیں کہ وہ بائیس سال حدیث اور فقہ پڑھاتے رہے ہیں، لیکن کتاب دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ یا تو انہیں حدیث وفقہ کی ہوا بھی نہیں لگی یا بددیانتی اور دجل وفریب کا یہ شخص مجسمہ ہے۔ اصل کام تو یہ تھا کہ وہ عالمگیری، درمختار وغیرہ کا بالترتیب خلاف قرآن وحدیث ہونا

ثابت کرتے اور پھر اس طرح مفصل کتابیں لکھتے، مگر لاکھوں مسائل میں سے صرف چالیس مسائل پر وہ اعتراض کر سکے ہیں جس میں صرف ان کی روایتی بد دیانتی اور جہالت کا دخل ہے۔

لکھتے ہیں کہ فقہ حنفی کے مندرجہ ذیل مسائل قرآن و سنت کے صریحاً خلاف اور ننگ انسانیت مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا جائے اور ان پر عمل کرنے کی ممکنہ صورتیں بھی واضح کی جائیں۔ بینوا و توجروا.

اس سے یہ تو مفتی صاحب نے مان لیا کہ جن چالیس مسائل پر میں نے اعتراض کیا ہے ان پر احناف کا عمل نہیں ہے، اسی لیے عمل کی ممکنہ صورتیں پوچھ رہے ہیں۔ یہ فقہ کے متروک مسائل ہیں تو اب اعتراض کن پر؟ عوام ان پر عامل نہیں تو کیا اعتراض؟ اور علماء ان پر فتویٰ نہیں دیتے، ان پر کیا اعتراض؟

پھر یہ بھی جھوٹ بول دیا گیا کہ یہ مسائل قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہیں مگر ایک مسئلہ کے خلاف بھی صریح آیت لکھی نہ صحیح صریح غیر معارض حدیث لکھی، نہ یہ ہی ثابت کیا کہ ننگ انسانیت کیسے ہیں؟

مسئلہ نمبر ا

حشفہ یا اس کی برابر عضو مخصوص پر کپڑا لپیٹ کر داخل کیا تو اگر جماع کی لذت پائے تو غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں ہوگا (گویا ہندو بنا رہے ہے) (رد المختار ص ۱۵۲ ج ۱)

(۱) اس مسئلہ کو نقل کرنے میں بد دیانتی کی ہے، پہلی جہالت تو یہ ہے کہ مفتی صاحب کو در مختار اور رد المختار کا فرق معلوم نہیں۔ یہ مسئلہ در مختار میں ہے اور مفتی صاحب اسے رد المختار کے حوالہ سے لکھ رہے ہیں۔

(۲) پوری عبارت یہ ہے (اولج حشفة) او قدرها (ملفوفة بخرقة ان وجد لذة) الجماع (وجب) الغسل (والا لا) علی الاصح والا حوط الوجوب (در مختار ص ۱۱۱ ج ۱) یعنی حشفہ اور اس کی مقدار کپڑا لپیٹ کر داخل کیا اگر

جماع کی لذت پائی تو غسل فرض ہوگیا۔ (کیونکہ حدیث پاک میں ہے اذا التقی الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل (رد المحتار) یعنی جب دونوں ختنے کے مقام چھو جائیں اور حشفہ غائب ہوگیا اور لذت کے احساس کی وجہ سے شرمگاہیں بھی چھو گئیں تو غسل فرض ہوگیا) اور اگر حشفہ تو غائب ہوا مگر کپڑے کی موٹائی کی وجہ سے لذت محسوس نہ ہوئی تو شرمگاہوں کا مس نہ پایا گیا۔ اس لیے کہ حدیث کی دونوں شرطوں میں سے ایک شرط نہ پائی جانے سے علی الاصح یعنی صحیح مذہب پر غسل واجب نہیں ہونا چاہئے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ ایک شرط کی وجہ سے واجب ہی کہا جائے پس غسل واجب ہوگا۔

(۳) یہ تو ہمارا مسئلہ تھا کہ ایسی حالت میں بھی احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کو واجب کہا جائے، لیکن مفتی صاحب اپنے گھر میں دیکھیں، مولانا وحید الزمان اپنی رائے نہیں بلکہ نبی کی فقہ کا مسئلہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

ولو لف الحشفة بخرقة ثم اولجها فان وجد لذة الجماع اغتسل والا لا (نزل الابرار ص ۲۴ ج ۱)

اگر حشفہ پر کپڑا لپیٹا پھر داخل کیا اگر جماع کی لذت پائی تو غسل کرے ورنہ نہیں۔

(۴) مفتی صاحب، جناب نے تبصرہ فرمایا ہے کہ ہندو بنا رہے ہے، یہ ہندو تو آپ کو اپنے گھر میں مل گیا، پھر اس نے اس کو فقہ النبی کہا ہے، ذرا یہ مسئلہ صراحتاً حدیث سے دکھا دیں؟ یا غیر مقلد بننے کے بعد کیا نبی پر جھوٹ بولنا آپ کے مذہب میں جائز ہو جاتا ہے؟ کتاب کا پورا نام ہے "نزل الابرار من فقہ النبی المختار"

(۵) مفتی صاحب! یہاں تو کپڑا لپیٹنے کا ذکر ہے، صحیح بخاری میں تو کئی صحابہ کا مذہب ہے کہ بغیر کپڑے کے بھی بالکل ننگے اگر دخول کرلیں تو غسل لازم نہیں، اور خود امام بخاریؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (بخاری ص ۴۳ ج ۱)

مفتی صاحب، آپ کے فرمان کے موافق تو بعض صحابہؓ اور امام بخاریؒ بڑے ہندو ہوں گے۔ (معاذ اللہ)

(۶) مفتی صاحب ایک مسئلہ میں آپ کو کتنی بد دیانتیاں کرنا پڑیں، ہمارا مسئلہ پورا نہ لکھا جو یقیناً ایک خیانت ہے اور خیانت حدیث میں منافق کی علامت ہے نہ کہ اہل حدیث کی۔ اپنا مسلک بھی چھپایا اور امام بخاریؒ اور بعض صحابہ کا مسلک بھی چھپایا اور کتمان قرآن پاک کے موافق یہود کی علامت ہے نہ کہ اہل حدیث کی۔ اور پھر احناف کو ہندو بنانے کی کوشش کی مگر کسی نے سچ کہا ہے چاہ کن را چاہ در پیش۔ اس لیے یہ لقب ہم عطائے تو بلقائے تو کہہ کر واپس بھیج رہے ہیں اور سب حضرات کہہ رہے ہیں حق بحقدار رسید۔ ہم آپ کا حق چھین کر کیوں خائن اور غاصب کہلائیں۔

مسئلہ نمبر ۲

چار پائے، مردہ عورت یا کم سن لڑکی کے ساتھ جماع کیا تو غسل واجب نہ ہو گا، نہ وضو ٹوٹے گا، اگرچہ حشفہ غائب ہو جائے۔ (یعنی جنبی پاک کا پاک ہے)
(ردالمختار ص ۱۵۴ ج ۱)

(۱) اگر مفتی صاحب لوگوں کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ فقہ حنفی میں چوپائے سے بدکاری جائز ہے تو یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر کوئی مرد یا عورت چوپائے سے بدفعلی کرے یا کرائے تو تعزیر واجب ہے۔ (درمختار مع الشامی ص ۱۵۵ ج ۳)

(۲) مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ مسائل قرآن حدیث کے خلاف ہیں اس لیے ان کا فرض ہے کہ وہ کوئی آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ چوپائے یا مردہ سے بدفعلی کرنے پر بلا انزال غسل فرض ہے ورنہ ان مسائل کو قرآن حدیث کے خلاف کہنا قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے۔

(۳) یہ تو چوپائے، مردہ عورت کا ذکر ہے، آپ کے مولوی محمد سعید بنارسی تو لکھتے ہیں'' کہ حضرت عثمانؓ اور داؤد ظاہری اور امام بخاری اور بعض تابعین فرماتے ہیں کہ

اگر بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔" (ہدایت قلوب قاسیہ ص ۳۶) اور نواب صدیق حسن غیر مقلد لکھتے ہیں "یہ مذہب حضرت عثمان اور علی بن ابی طالب اور طلحہ اور زبیر، ابی بن کعب اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کا ہے (الروضۃ الندیہ ص ۳۴ ج ۱) یہ مذہب امام بخاری کا ہے (ہدیۃ المھدی ص ۲۴ ج ۳)

کیا ان حضرات کو آپ ساری عمر کا جنبی ہی قرار دیں گے؟

(۴) ذرا اپنے عقیدہ کے مطابق فقہ نبوی کا بھی مسئلہ پڑھ لیں "اگر چوپائے کی شرمگاہ یا جانور یا آدمی کی دبر میں عضو مخصوص داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ اور اگر مردہ عورت کی شرمگاہ میں داخل کرے تو راجح یہی ہے کہ غسل واجب نہیں" (نزل الابرار ص ۲۳ ج ۱) کیا فقہ نبویؐ میں بھی جنبی پاک کا پاک ہی رہتا ہے۔

(۵) کیا واقعی یہ مسائل حدیث صحیح سے ثابت ہیں یا وحید الزمان غیر مقلد نے اس کو فقہ نبوی کہہ کر حضورؐ پر جھوٹ بولا ہے؟

(۶) مفتی صاحب، ایک حدیث میں ہے انما الماء من الماء (الحدیث) کہ غسل انزال کے بعد فرض ہوتا ہے، دوسری حدیث ہے کہ جب عورت کو دخول ہو جائے، غسل فرض ہے، انزال ہو یا نہ ہو۔ یہ دونوں حدیثیں بظاہر متعارض ہیں، اس لیے اس تعارض کو رفع کرنے کے لیے اجتہاد کی ضرورت پڑی۔ احناف کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ حتی الوسع تمام احادیث پر عمل ہو جائے۔ اس لیے انہوں نے کہا کہ اصل سبب وجوب غسل کا انزال ہی ہے انما الماء من الماء لیکن کبھی انزال حقیقتاً ہوتا ہے اور کبھی حکماً۔ حکماً انزال یہ ہے کہ اپنی ہم جنس کے ساتھ جو مشتھاۃ (محل جماع اور قابل شہوت ہو) سے جماع کرے تو ہم جنس ہونے کی وجہ سے دخول ہی کامل شہوت ہے اس لیے اس کامل شہوت کو قائم مقام انزال کے قرار دیا گیا، جیسا کہ اذا مس الختان والی حدیث ہے۔ غیر ہم جنس جانور یا مردہ جو محل شہوت نہیں رہا، یہاں محض دخول کمال شہوت نہیں بلکہ انزال کمال شہوت ہے۔ اس لیے انزال سے قبل غسل لازم نہ

ہوگا، انزال کے بعد لازم ہوگا۔ **انما الماء من الماء** (الحدیث) کے موافق ہے۔

(۷) اور صغیرہ اتنی چھوٹی کہ دخول ہو ہی نہ سکے، وہاں انزال سے پہلے غسل فرض نہ ہوگا اور جس میں دخول ہو سکتا ہے وہاں صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ مفتی صاحب نے قہستانی کی ضعیف اور مرجوح روایت ذکر کر دی اور ردالمحتار ص ۱۱۲ ج ۱، بحر الرائق ص ۶۱ ج ۱، مراقی الفلاح ص ۵۷، طحطاوی ص ۵۷ پر ہے کہ صحیح یہی ہے کہ اس پر غسل فرض ہے۔ مفتی صاحب بد دیانتی نہ کرو، **لا دین لمن لا دیانة له** (الحدیث) کو یاد رکھو۔

مسئلہ نمبر ۳

انگلی یا غیرِ مرد مثلاً جن بندر، گدھا، مخنث اور مردہ کا ذکر بھی داخل کرے تو غسل کی حاجت نہیں (مگر اس کی ترکیب بھی امت کو بتایئے) (ردالمحتار ص ۱۵۲ ج ۱)

مفتی صاحب نے اس مسئلہ کو بھی قرآن وحدیث کے خلاف کہا ہے مگر

(۱) ایک صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش نہیں کر سکے۔ محض قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے۔

(۲) اب بقول خود فقہ نبوی کا مسئلہ بھی سن لیں، نواب وحید الزمان فرماتے ہیں "اگر کسی نے انگلی شرمگاہ میں داخل کی یا آلہ احتقان داخل کیا یا غیر آدمی (مثلاً ہاتھی، گھوڑے، گدھے، زیبرے وغیرہ) کا آلہ تناسل داخل کیا یا مخنث یا مردہ یا چھوٹے بچے کا عضو مخصوص داخل کیا یا لکڑی کا عضو مخصوص بنا کر داخل کیا خواہ پیشاب گاہ میں یا پاخانہ کی جگہ میں تو قول مختار کے مطابق غسل واجب نہیں۔" (نزل الابرار ص ۲۴ ج ۱)

(۳) مولانا آپ نے اپنے گھر میں یہ ترکیب یقیناً سمجھا دی ہوگی ﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ کا الزام سر پر نہ لیں۔

(۴) مفتی صاحب ہمیں ترکیب بتانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارے ہاں اس پر تعزیر ہے۔ **الاستمناء حرام و فیه التعزیر** (درمختار ص ۱۵۶ ج ۳)

(۵) ہاں آپ پر ترکیب بتانا ضروری ہے کیونکہ آپ کے مذہب میں مشت زنی یا

انگلی چلانے پر نہ حد ہے نہ تعزیر بلکہ بعض اوقات واجب ہے اور صحابہ بھی مشت زنی کیا کرتے تھے (عرف الجادی ص ۲۰۷) واجب کی ترکیب بتانا بھی واجب ہوگی۔

(۶) پھر ہمارا مسئلہ بھی آپ نے غلط لکھا ہے۔ ردالمحتار ص ۱۱۲ ج ۱ پر ہے کہ عورت اگر شہوت کے لیے انگلی داخل کرے تو غسل فرض ہے۔ بہت افسوس کہ اس روایتی بد دیانتی کا نام آپ نے عمل بالحدیث رکھا ہے۔ باقی تفصیل مسئلہ نمبر۲ میں گزر گئی ہے۔

مسئلہ نمبر۴

کنواری عورت سے جماع کرے اور کنوار پن زائل نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ (ردالمحتار ص ۱۵۴ ج ۱)

(۱) فقہ حنفی اور بقول غیر مقلدین فقہ نبوی میں مسئلہ کا فرق ملاحظہ فرمائیں۔

فقہ حنفی: اگر کنواری کے پاس آیا اور کنوار پٹی زائل نہ ہوئی تو غسل فرض نہیں کیونکہ التقائے ختانین نہیں پایا گیا۔ ہاں اگر وہ عورت حاملہ ہو جائے تو یہ دلیل انزال کی ہے، اس لیے غسل فرض ہوگا اور غسل سے پہلے پڑھی ہوئی نمازیں دہرانی ہوں گی۔ (درمختار ص ۱۱۲ ج ۱)

فقہ نبوی: اگر کنواری کے پاس آیا، اس کی کنوار پٹی باقی رہی مگر حاملہ ہوگئی تو بھی نہ غسل فرض ہے نہ نمازیں دہرانا۔ (نزل الابرار ص ۲۴ ج ۱)

مولوی صاحب، دونوں مسئلوں کو بار بار پڑھیں اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر نہ پھینکیں۔

(۲) مفتی صاحب نے اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کے خلاف کہہ کر قرآن و حدیث پر جھوٹ بولا ہے کیونکہ کوئی صریح آیت و حدیث پیش نہ کی۔

مسئلہ نمبر۵

کتا نجس العین نہیں، پانی میں گر پڑے منہ داخل نہ کیا ہو تو پاک ہے۔
(عالمگیری ص ۱۰)

مفتی صاحب فقہ نبوی بھی پڑھیں۔

(۱) نواب صدیق حسن خان غیر مقلد فرماتے ہیں ''کتے کے گوشت، ہڈی، خون، بال، پسینہ میں کسی چیز کی نجاست ثابت نہیں'' (بدور الاہلہ ص ۱۶)

(۲) کتے کا پیشاب بھی پاک ہے (ہدیۃ المھدی ص ۸ ے ج ۳)

(۳) کتے اور خنزیر کے لعاب بھی راجح قول پر پاک ہیں۔

(نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱)

(۴) کتے کا پاخانہ بھی راجح قول پر پاک ہے۔ (ایضا)

(۵) کتا پاک ہے اور اس کا تھوک بھی محققین کے نزدیک پاک ہے۔

(نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)

(۶) مفتی صاحب آپ کے مذہب کا مسئلہ ہے کہ کتا پانی میں گر جائے اور اس کا منہ بھی پانی میں ہو پھر بھی پانی پاک ہے (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)

(۷) یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے کیونکہ ایک بھی آیت یا حدیث پیش نہ کی، جس کا ترجمہ یہ ہو کہ ''کتا نجس العین ہے''۔

مسئلہ نمبر ۶

نکسیر پھوٹ پڑے تو پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ (ردالمحتار ص ۱۹۴)

(۱) مفتی صاحب آپ کے مذہب میں خون بھی پاک ہے اور حلال جانوروں کا پیشاب بھی پاک ہے اور فاتحہ قرآن نہیں، پھر آپ کو کیا اعتراض؟۔

(۲) ہمارے ہاں پیشاب اور خون ناپاک ہے اور ان سے قرآن پاک لکھنا ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار حرام، خمر حرام، خنزیر حرام (درالمختار ص ۱۹۴ ج ۱) اور قرآن پاک کا استخفاف اور بے ادبی کرنا ایسا کفر ہے جیسے نبی کو قتل کرنا، خانہ کعبہ گرادینا، بت کو سجدہ کرنا (ردالمحتار ص ۲۸۴ ج ۳) قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا تک ناجائز (درمختار) یہ سب حالت اختیار کے مسائل ہیں۔

حالت اضطرار جس طرح قرآن پاک نے مردار، خون، خنزیر کو حرام قطعی قرار دیا ہے، البتہ حالت اضطراری میں ان کے کھانے کی اجازت دی ہے کیا ایسی اضطراری حالت میں فاتحہ بوجہ نکسیر خون سے لکھنی جائز ہے، شامی میں لکھا ہے کہ ایسا کام کہیں منقول نہیں۔ اور ہمارا ظاہر مذہب منع کا ہے جواز کا قول ظاہر مذہب کے خلاف ہے۔ مفتی صاحب اگر بغیر حالت اضطرار بیان کیے کوئی کہے کہ قرآن میں خنزیر، مردار اور خون کو حلال لکھا ہے تو یہ قرآن پر جھوٹ ہے یا نہیں، یقیناً جھوٹ ہے اور ایسا ہی تم نے فقہ پر جھوٹ بولا ہے۔

(۳) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں اختلاف تھا، حالت اضطرار میں بھی اور ظاہر مذہب بھی منع کا ہے، آپ نے بددیانتی کی۔

(۴) یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن و حدیث پر جھوٹ بولا ہے نہ کوئی آیت یا حدیث ایسی پیش کی کہ حالت اضطرار میں حرام کی اجازت بالکل نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۷

کتا نجس العین نہیں، پانی میں گر پڑے تو خیر سلا۔ لیکن مسلمان کی میت گر پڑے تو تمام پانی ناپاک ہو گیا۔ (عالم گیری ص ۱۰)

یہ مفتی صاحب کا سفید جھوٹ ہے، عالمگیری میں تو یہ مسئلہ ہے کہ مرا ہوا کتا کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اس کا سارا پانی نکالا جائے۔ (عالمگیری ص ۱۹ ج ۱) جبکہ فتاویٰ ثنائیہ اور فتاویٰ علماء حدیث میں ہے کہ کتا کنویں میں گر کر مر جائے تو کنواں پاک رہتا ہے۔ اور مسلمان میت کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر غسل دینے سے قبل کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔ (عموماً نجاست وغیرہ تلخی موت سے نکل جاتی ہے) اور غسل کے بعد گرے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

یہاں بھی مفتی صاحب نے قرآن و حدیث پر جھوٹ بولا ہے کیونکہ ایک آیت یا حدیث پیش نہ کر سکا کہ میت غسل سے قبل کنوئیں میں گر پڑے تو کنواں پاک نہیں رہتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸

اپنی دبر میں انگلی داخل کرے پوری غائب نہ کرے تو وضو سلامت ہے۔

(ردالمحتار ص ۱۴۸ ج ۱)

(۱) یہاں بھی مفتی صاحب نے بددیانتی کی ہے ردالمحتار میں ہے "صحیح یہ ہے کہ اگر انگلی پر رطوبت یا بدبو لگے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (کیونکہ حدیث میں ہے "الوضوء مما خرج" تری یا بدبو سے نجاست نکلنے کا یقین ہو گیا) اور انگلی حقنہ کے حکم میں ہے، پھر لکھا ہے اگر اس پر تری یا بدبو نہ بھی ہو تو احتیاطاً وضو کر لے۔

(ردالمحتار ص ۱۰۱ ج ۱)

(۲) مفتی صاب اس مسئلے کے خلاف کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کریں ورنہ فقہ کی دشمنی میں رات دن قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے سے توبہ کریں۔

مسئلہ نمبر ۹

اگر چوہا کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس سے تیس تک ڈول نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر چوہے کی دم کاٹ کر گرا دے تو تمام کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۰ ج ۱)

جواب: دونوں مسئلوں میں ایک ایک قید تھی جو مفتی صاحب نے گرا دی۔ پہلے میں یہ قید تھی کہ چوہا پھولا پھٹا نہ ہو اور دم کے ساتھ جو خون نجس ہے اس سے تمام کنواں ناپاک ہوگا اور اگر دم کو موم لگا دی کہ خون ساتھ نہیں تو حکم چوہے والا ہی رہے گا۔ جب خون نجس ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فاطمہ بنت جیش کو دھونے کا حکم دیا۔

"فاغسلی عنک الدم" (بخاری) یہ مسئلہ تو حدیث کا ہے، آپ کو کیا اعتراض ہے؟

مسئلہ نمبر ۱۰

شراب میں روٹی بھگوئی، پھر شراب سرکہ بن گئی تو روٹی پاک ہے۔

(عالمگیری ص ۲۳ ج ۱)

جواب: (۱) جب شراب ہی سرکہ بن گئی تو روٹی کے ناپاک رہنے کی کیا وجہ، کوئی آیت یا حدیث پیش کریں کہ سرکہ تو پاک ہو جاتا ہے مگر روٹی ناپاک رہ جاتی ہے۔

جواب: (۲) ذرا فقہ نبوی آپ کی بھی دیکھو" وہ روٹی جس میں شراب کی میل ڈالی جائے پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ (ص ۵۰ نزل الابرار ج ۱)

(۳) صحیح بخاری شریف میں صاف لکھا ہے کہ مچھلی خمر میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دو، تھوری دیر بعد کھا لو۔

مسئلہ نمبر ۱۱

شراب میں چوہی گر گئی۔ پھٹنے سے پہلے نکال لی گئی پھر شراب سرکہ بن گئی تو تناول فرمایئے (عالمگیری ص ۲۳ ج ۱)

۔ "نعم الادام الخل" حضور ﷺ نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔ (مسلم)

فقہ نبوی (۱) مفتی صاحب یہاں آپ سرکے کا رونا رو رہے ہیں آپ کی فقہ میں تو خود شراب ہی پاک ہے۔ (نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱، کنز الحقائق ص ۱۶، عرف الجادی ص ۱۰، بدور الاہلہ ص ۱۵)

(۲) آپ کے ہاں تو چوہا نکالنے کی بھی ضرورت نہیں۔ "اگر چوہیا شراب میں گری اور سب سرکہ بن جائے تو سب کچھ پاک ہے" (نزل الابرار ص ۵۴ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۱۲

(۱) عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔ (ردالمحتار ص ۱۵۴ ج ۱)

الجواب: آپ اپنا مذہب سنیں: عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱، تیسیر الباری ص ۲۰۷ ج ۱، نیز دیکھو نووی شرح مسلم ص ۱۴۰ ج ۱، اہل حدیث امرتسر ۱۶ جولائی ۱۹۰۹ء، ۱۲ ستمبر ۱۹۱۹ء) آپ نے

جھوٹ بولا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن حدیث کے خلاف ہے کیونکہ کوئی آیت وحدیث پیش نہیں کر سکے۔

(ب) اگر اپنی ہی دبر میں اپنا آلہ تناسل داخل کر لیا تو جب تک انزال نہ ہو غسل فرض نہ ہوگا۔ (یعنی صرف انزال پر کنٹرول رکھے باقی سب خیر ہے۔ معاذاللہ فقہ کے نام پر یہ بے حیائی۔ (درمختار ص۵۰ ج۱)

جواب: (۱) ذرا اپنی فقہ نبوی پڑھو۔ "**ولو ادخل ذکرہ فی دبر نفسہ لایلزم الغسل الا بالانزال** (نزل الابرار ص۲۴ ج۱) اگر اپنا آلہ تناسل اپنی دبر میں داخل کر لیا تو بغیر انزال کے غسل لازم نہیں۔ فرمایئے کنٹرول ہے یا نہیں؟ یہ تو ہے غسل نہ ہونے کا مسئلہ کیونکہ شامی میں لکھا ہے کہ یہ بہیمہ اور مردہ سے بھی شہوت کا کم داعی ہے اس لیے کمال شہوت انزال سے ہوگا۔

(۲) رہی یہ بات کہ کیا یہ فعل جائز بھی ہے؟ تو شامی نے اسے چوپائے سے بد فعلی کے ساتھ ذکر کیا ہے جس پر تعزیر واجب ہے اور ویسے بھی یہ استمناء کی ایک قسم ہے جو حرام ہے اور اس پر تعزیر ہے، البتہ آپ کے نزدیک جب استمناء بعض صورتوں میں واجب ہے تو اس کے وجوب میں کیا شبہ ہے؟ ورنہ استمناء اور اس فعل میں فرق کسی آیت یا حدیث سے واضح کریں۔

مسئلہ نمبر ۱۳

نجاست والے عضو کو زبان کے ساتھ چاٹ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے (مگر زبان) عالمگیری۔

الجواب: (۱) فقہا یہ بتاتے ہیں کہ تھوک پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے، جیسا کہ بخاری کی حدیث سے ثابت ہے (استدراک الحسن ص ۱۵۰ ج ۱) آپ کوئی آیت یا حدیث پیش کریں کہ تھوک نہ پاک ہے نہ پاک کرنے والا ہے۔

(۲) نجاست کا چاٹنا ہمارے ہاں جائز نہیں۔ (بہشتی زیور)

(۳) گنا وغیرہ چوستے وقت بعض اوقات خون دانت سے نکل آتا ہے۔ پانی ساتھ نہیں پھر اس کو چاٹ چاٹ کر مجبوراً تھوکتے ہیں۔ جب اثر خون کا ختم ہو جائے تو منہ پاک ہو گیا۔ اسی طرح سفر میں بعض لوگوں کو قے آ جاتی ہے ہونٹ اور منہ ناپاک ہو جاتا ہے، پھر مجبوراً پانی نہ ہونے کی وجہ سے تھوک تھوک کر ہی منہ صاف کر لیا جاتا ہے۔ سفر میں کسی کے ہاتھ میں سوئی چبھ گئی اور خون نکل پڑا پانی وغیرہ پاس نہیں تو اس پر تھوک تھوک کر بند اور صاف کر لیا جاتا ہے۔ آپ کسی آیت یا حدیث سے ثابت کر دیں کہ اس طرح منہ پاک نہیں ہوتا ہم ضد نہیں کریں گے، مان لیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۴

درہم برابر نجاست غلیظہ معاف ہے (گندگی سے پیار) عالمگیری ص ۲۳ ج ۱)

الجواب: (۱) پہلے تو یہ سمجھیں کہ منی، خمر، خون، مردار، خنزیر جن کو ہم نجاست غلیظہ کہتے ہیں یہ سب چیزیں آپ کے نزدیک تو ویسے ہی پاک ہیں، یہ سب چیزیں درہم تو کیا پورے جسم اور کپڑوں پر بھی لگی ہوں تو آپ کے کپڑے اور بدن پاک ہے۔

(۲) ہمارے ہاں معافی صرف فساد نماز سے ہے ورنہ اس حال میں نماز مکروہ تحریمی ہے (درمختار) اس طرح نماز پڑھنے سے گنہگار رہو گا۔ (عمدۃ الرعایہ ص ۱۵۰ ج ۱) نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم نجاست کا علم ہو جائے تو نیت توڑ کر اسے دھولے (فتاویٰ غیاثیہ ص ۱۳ اور مکروہ تحریمہ ہونا اجماعاً ہے۔ (طحطاوی ص ۹۰) یعنی ہمارے ہاں نماز فاسد نہیں ہوتی اتنی معافی ہے ورنہ اس کا دھونا واجب ہے، نماز مکروہ تحریمی ہے، اس کو لوٹانا واجب ہے۔ وہ شخص گنہگار بھی ہے۔ ہمارا مسئلہ بیان کرنے میں بددیانتی کی ہے۔

(۳) اب ذرا اپنا مذہب جو قرآن وحدیث کے نام سے پیش کیا کرتے ہو سن لو۔ پس مصلی بانجاست بدن آثم ست ونمازش باطل نیست (بدور الاہلہ ص ۳۸) آپ تو صرف ایک درہم کو رو رہے تھے یہاں تو پورا چھ فٹ لمبا دو فٹ چوڑا بدن بھی ناپاک ہو

تو اس کی نماز باطل نہیں ہو رہی۔

(۴) طہارت محمول وملبوس را شرط صحت نماز گردانیدن کما ینبغی نیست (بدور الاہلہ ص ۳۹) ہر کہ در جامہ ناپاک نماز گزارد نمازش صحیح باشد (عرف الجادی ص ۲۲) طہارت مکان نماز واجب ست نہ شرط صحت نماز (عرف الجاوی ص ۲۱) نہ بدن کا پاک ہونا شرط نہ لباس کا نہ جگہ کا۔ مفتی صاحب یہ مسائل آپ کے بڑوں نے قرآن و حدیث کے نام سے پیش فرمائے ہیں۔ ان کا انکار آپ کے نزدیک قرآن و حدیث کے انکار کے مترادف ہوگا، ان کا انکار ذرا سنبھل کے کرنا کیونکہ ان کے انکار کے دو ہی نتیجے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اپنے اکابر کو قرآن و حدیث پر جھوٹ بولنے والا مان لیں اور دوسرا یہ کہ وہ آپ کو قرآن و حدیث کا منکر قرار دیں۔

(۵) اب اس مسئلہ درہم کا ماخذ بھی آپ نے نہیں بیان کیا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ استنجاء کی جگہ پتھروں سے صاف نہیں ہوتی بلکہ نجس رہتی ہے جو نماز کے حق میں معاف ہے۔ (شرح مسلم ۱۳۶) اس کا بیان قدر درہم سے کر دیا گیا ہے (ہدایہ ص ۵۸ شامی ص ۲۳۱ ج ۱) اور یہ اندازہ بھی امام صاحبؒ کا نہیں بلکہ ایک ضعیف حدیث میں بھی ہے (دار قطنی) قتادہؒ اور حمادؒ سے بھی لفظ درہم مروی ہے (عبدالرزاق) امام نخعیؒ سے بھی مروی ہے۔ (کتاب الآثار)

(۶) مفتی صاحب جناب نے ہمارا مسئلہ بھی ادھورا بیان کیا، ہماری دلیل بھی ذکر نہ کی اور قرآن و حدیث پر بھی جھوٹ بولا کہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے نہ وہ آیت آپ نے پیش کی نہ حدیث۔

مسئلہ نمبر ۱۵

چوتھائی کپڑے کے برابر نجاست خفیفہ بھی معاف ہے۔ (ہدایہ ص ۱۴)

(۱) مفتی صاحب جن کو ہم نجاست خفیفہ کہتے ہیں وہ آپ کے ہاں تو سب پاک ہیں اس لیے چوتھائی کی قید کی بھی کوئی ضرورت نہیں، پورا کپڑا الت پت ہو جائے

تو پھر بھی پاک ہے تو آپ کا چوتھائی والوں پر اعتراض کیوں؟

(۲) پھر ہمارا مسئلہ بھی پورا نہیں لکھا، علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں "والصلوٰة مکروهة مع مالا يمنع" (فتح القدیر ص ۸۱ ج ۱) اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ "كان ابو حنيفة يكرهه" (کتاب الآثار ص ۱۵) آپ کے ہاں تو مکروہ بھی نہیں۔

(۳) یہاں بھی آپ نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بول دیا مگر وہ آیت یا حدیث پیش نہ کی جو اس مسئلہ کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶

کتے کے دانتوں کا ہار پہن کر نماز پڑھنی جائز ہے۔ (ایضاً)

(۱) جب آپ کے مذہب میں کتے کی ہڈی پاک ہے تو دانت کس دلیل سے ناپاک ہیں؟

(۲) ہاتھی بھی حرام ہے اور کتا بھی جب ہاتھی دانت کا استعمال ہار وغیرہ میں جائز ہے تو کتے کے دانت کا استعمال بھی اسی حکم میں کیوں نہیں؟

(۳) آپ نے نہ آیت پیش کی ہے نہ حدیث کہ کتے کے دانتوں کا ہار پہننا حرام ہے، پہننے والے کی نماز جائز نہیں، ہاں ذرا نواب صاحب کی کتاب کا یہ کلیہ بھی یاد رکھنا کہ "الاصل الطهارة" (الروضۃ الندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۷

چوہیا کو ہمراہ لے کر نماز پڑھنی جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۳۲ ج ۱)

(۱) آپ نے تو قرآن وحدیث کے نام سے خنزیر کو بھی پاک مان لیا ہے (عرف الجادی ص ۱۰، کنز الحقائق ص ۱۳، بدور الاہلہ ص ۱۶) اور پاک چیز کو ساتھ لے کر نماز پڑھنا کسی حدیث میں منع نہیں تو چوہیا پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟

(۲) ہاں آپ صریح آیت یا صحیح حدیث پیش فرمادیں کہ چوہیا پاس آجائے تو نماز نہیں ہوتی، ہم اس مسئلہ کو غلط مان لیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۸

دباغت سے کتے کی کھال پاک ہو جاتی ہے۔ (درمختار ص ۱۸۹ ج ۱)

(۱) آپ کے نزدیک تو کتا بھی خنزیر بھی، مردار بھی پاک ہے۔ پھر کھال ناپاک ہی نہیں کہ دباغت کی ضرورت ہو۔

(۲) حدیث میں ہے "**ایما اھاب دبغ فقد طھر**" جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا، ہم نے اس سے خنزیر اور انسان کے چمڑے کو مستثنیٰ کیا ہے، خنزیر نجس العین ہے وہ دباغت کو قبول ہی نہیں کرتا اور انسان کی کرامت و عزت بحال رکھنے کے لیے دباغت سے ہی منع کر دیا ہے مگر آپ کے نزدیک تو خنزیر اور انسان کا استثناء بھی نہیں۔ (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۱۹

(۱) کتے کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے تو اس کی کھال پاک ہو جاتی ہے (اسلامی ممالک میں اس نفع مند صنعت کو جاری کریں) آپ کے ہاں تو کتا مردار ہو جب بھی پاک ہے، پھر ذبح پر آپ کو کیا اعتراض؟

(۲) ہدایہ میں اس کی وجہ لکھی ہے کہ "**لا نہ یعمل عمل الدباغ فی ازالۃ الرطوبات النجسیۃ** (رواہ النسائی) اور **ذکاۃ کل مسک دباغہ**" (حاکم) آپ کوئی آیت یا حدیث پیش کریں کہ ذبح دباغت نہیں۔ ہم تسلیم کر لیں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۰

اور ذبح کر لینے سے کتے کا گوشت بھی پاک ہو جاتا ہے (سبحان اللہ افریقی مسلمانوں کی غذائی قلت دور کرنے کا پاک حنفی منصوبہ (درمختار ص ۱۸۹ ج ۱)

(۱) مفتی صاحب اگر صرف پاک ہونا، غذا بھی ہے تو آپ کو ذبح کی کیا فکر، آپ کے ہاں تو مردار بھی پاک ہے۔ خنزیر بھی پاک ہے، منی بھی پاک ہے، خمر بھی پاک ہے، شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے، کتے کا پیشاب بھی پاک ہے، آپ افریقی

مسلمانوں کا فکر نہ کریں پہلے اپنی غذائی قلت دور فرمالیں۔

(۲) ہمارا ضعیف قول آپ نے نقل کیا اور صحیح قول چھوڑ دیا۔ یہ روایتی بددیانتی کیا قبر تک آپ کے ساتھ ہی جائے گی؟ صحیح قول کے مطابق گوشت پاک نہیں ہوتا۔ (مراقی الفلاح ص ۹۷، حاشیہ ہدایہ ص ۲۵ ج ۱، فتح القدیر ص ۳۹ ج ۱، کبیری ص ۱۴۴)

(۳) آپ نے قرآن وحدیث کے نام سے جو فقہ نبوی مرتب کی ہے اس میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ خنزیر کے علاوہ (کتا، چیتا، لومڑی، ہاتھی، گدھا) سب جانوروں کا گوشت ذبح سے پاک ہو جاتا ہے (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱) ابھی غذائی قلت دور ہوئی یا نہیں؟

مسئلہ نمبر ۲۱

کتے کی کھال کا ڈول اور مصلیٰ بنایا جا سکتا ہے (پھر ایسے پاک مصلوں اور ڈولوں کو مساجد میں اور کنوئیں پر استعمال کیا کیجئے۔ (درمختار ص ۱۹۲ ج ۶)

جواب: (۱) آپ کے نزدیک تو کتا پاک ہے، خون بھی پاک ہے، مردار بھی پاک ہے۔ اس لیے آپ کے مذہب میں تو مردار کتے کی خون آلود کھال کا مصلیٰ اور ڈول بنانا جائز ہے ورنہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت کریں کہ پاک چیز کا مصلیٰ اور ڈول بنانا منع ہے۔

(۲) جب کہ ہمارے نزدیک بلا دباغت کھال کا مصلیٰ اور ڈول بنانا ہرگز جائز نہیں۔

(۳) جب حدیث کے مطابق کھال دباغت سے پاک ہوگئی تو پاک کھال کا مصلیٰ بنانا کسی آیت یا حدیث میں منع ہے۔

(۴) آپ کی نام نہاد فقہ نبوی میں بھی یہی مسئلہ ہے ''کتے کی کھال کا مصلیٰ اور ڈول بنانا جائز ہے''۔ (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)

(۵) آپ نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا ہے کہ قرآن وحدیث میں پاک

کھال کا مصلیٰ اور ڈول بنانا منع کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲

کتا ساتھ اٹھا کر نماز پڑھنا درست ہے (براہ کرم برطانیہ کے مسلمانوں کو یہ فتویٰ سنا دیجئے کہ وہ غریب کتا پرستی کا شوق پورا کر سکیں۔ (درمختار ص ۱۹۲ ج ۱)

(۱) زندہ کتا نجس العین ہے یا نہیں، اس بارے میں احادیث میں اختلاف ہے، جن احادیث سے کتے کی بیع کا منع ہونا بلکہ کتے کو رکھنا ہی منع ہے ان سے اس کا نجس العین ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن جن آیات واحادیث سے کتے کے شکار کا حلال ہونا، رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کا جواز نکلتا ہے، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کتا نجس العین نہیں، یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

(۲) ہاں اس کا خون، پیشاب، پاخانہ اور لعاب احناف کے ہاں نجاست غلیظہ ہے اور غیر مقلدین کے ہاں پاک۔

(۳) جس طرح پاک بچہ نمازی کی کمر پر چڑھ جائے جیسے سیدنا امام حسینؓ آنحضرت ﷺ کی کمر مبارک پر چڑھ جاتے تھے یا کسی ضرورت کی بنا پر (عمل قلیل سے) بچے کو اٹھا لے جس طرح آنحضرت ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت عاصؓ کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایسے ہی کوئی پاک جانور نمازی کی پشت پر سوار ہو جائے یا کسی ضرورت سے اسے اٹھا لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث امامہؓ کی شرح میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: **علی صحة صلوٰة من حمل آدمیا و کذا من حمل حیواناً طاھراً** . (شرح مسلم)

(۴) آپ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے، یہ آپ کا قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے، ورنہ صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش فرمائیں، جس میں یہ ہو کہ کسی ضرورت کے وقت پاک جانور کے اٹھانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۵) آپ نے یہ جو لکھا ہے کہ برطانوی مسلمانوں کی کتا پرستی کا شوق پورا ہو۔ کیا

واقعی برطانیہ کے مسلمان کتا پرست ہیں، خدا پرست نہیں؟

(۶) کیا کسی چیز کو نماز میں اٹھانا اس کی پرستش ہے اور کیا معاذ اللہ آنحضرت ﷺ امامہ پرست تھے؟

(۷) آپ کے وحید الزمان فرماتے ہیں کہ ''کتے کو اٹھا کر نماز پڑھی جائے تو نماز فاسد نہیں'' (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱) ہاں اس مسئلہ میں احناف اور آپ کے مذہب میں کئی فرق ہیں۔

(۸) شامی میں بدائع سے نقل کیا ہے کہ کتے کا منہ باندھا ہو کیونکہ اس کا لعاب ناپاک ہے اگر اس کا لعاب نمازی کے بدن یا کپڑوں کو لگ گیا تو نماز نہیں ہوگی، مگر آپ کے مذہب میں کتے کا لعاب پاک ہے (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱) اس لیے کتا قے بھی نمازی غیر مقلد پر کرتا رہا۔ کتے کا لعاب نمازی کے جسم اور کپڑوں پر بہتا رہا، پھر بھی کتا اٹھا کر نماز پڑھنی جائز ہے۔ (آپ کے مذہب میں)

(۹) آپ کے ہاں محققین کے نزدیک کتے کا پیشاب یا پاخانہ بھی پاک ہے (نزل الابرار ص ۵۰ ج ۱) اسلئے کتا اپنے پیشاب پاخانے میں لت پت ہو اور غیر مقلد نمازی اٹھالے اور وہ کتا غیر مقلد نمازی پر مزید پاخانہ پیشاب کرتا رہے تو بھی غیر مقلد کی نماز درست ہے۔

(۱۰) کتا خون میں لت پت ہے، غیر مقلد کے مذہب میں خون پاک ہے (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ص ۴۹) اس لیئے غیر مقلد خون میں لت پت کتے کو اٹھا کر نماز پڑھے تب بھی نماز جائز ہے، جبکہ ان (۸، ۹، ۱۰، ۱۱) صورتوں میں احناف کے نزدیک نماز درست نہیں۔

(۱۱) غیر مقلد کے مذہب میں کتے کا گوشت اور ہڈی بھی پاک ہے، اس لیے کتے کا گوشت جیب میں ڈال کر اور کتے کی ہڈیوں کا ہار گلے میں ڈال کر غیر مقلد نماز پڑھے تو جائز ہے، مفتی صاحب آپ کی کتا پرستی کتنی قابل ہے؟

(۱۲) اگر مفتی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ وحید الزمان اور نواب صاحب نے یہ مسائل لکھ کر حضور ﷺ پر جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت ﷺ پر جھوٹ بولنے والا

قطعی جہنمی ہے اور جن غیر مقلدین نے ان کی تردید نہیں کی، وہ گونگے شیطان ہیں تو صاف الفاظ میں اس کا جھوٹا جہنمی ہونا لکھ کر مندرجہ بالا چیزوں کا ناپاک ہونا ایک ایک صریح آیت یا ایک ایک صحیح صریح حدیث سے ثابت فرمادیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳

شامی میں استحقاق امامت کی اٹھارہ شرائط ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کی بیوی مقابلۃً زیادہ خوب صورت ہو۔ و (درمختار ص ۵۲۱ ج ۱، ص ۵۷۳ ج ۱)

جواب: (۱) نہ شامی میں امامت کے اٹھارہ شرائط ہیں اور نہ ہی بیوی کی خوبصورتی کا مسئلہ شرائط امامت میں سے ہے۔

(۲) نزل الابرار ص ۹۶ پر ۱۸ کی بجائے ۲۲ کا ذکر ہے جن میں نمبر ۱۳ پر احسن زوجۃ کا ذکر بھی موجود ہے۔

(۳) مفتی صاحب علم فقہ سے بالکل جاہل ہیں، شرط وہ ہوتی ہے کہ "اذا فات الشرط فات المشروط" کسی فقہ کی کتاب میں یہ مسئلہ نہیں لکھا کہ اگر امام کی بیوی خوبصورت نہ ہو تو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز بوجہ فوت شرط باطل ہے۔

(۴) کپڑے کا بقدر ستر عورت ہونا شرط نماز ہے خواہ کسی رنگ کا ہو مگر سفید حضور کو زیادہ محبوب تھا اس لیے اولیٰ ہے۔ اب کوئی جاہل یہ مسئلہ پڑھ کر کہ سفید کپڑا اولیٰ ہے اس کو شرط سمجھ کر یوں کہہ دے کہ سفید کپڑے کے علاوہ ہر کپڑے میں نماز باطل ہے تو ایسا احمق غیر مقلدوں میں سے ہی ہو سکتا ہے کوئی عقل مند تو اس کی جہالت میں شک نہ کرے گا۔

(۵) اولیت امامت کے مسائل میں ہے کہ اگر کسی جگہ امامت میں جھگڑا ہو جائے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے۔ اگر وہ سب امیدوار فقہ، علم سنت، ہجرت، پرہیز گاری، حسن اخلاق، تہجد گزاری، خوش خلقی شرافت نسب، حسن صوت میں برابر ہوں، امامت کا اجر حاصل کرنے کے متمنی ہوں تو ان سب باتوں کے بعد اولیٰ اس کو قرار دیا جائے گا جس کی بیوی خوبصورت، نیک سیرت ہو، کیونکہ ایسی بیوی سے خاوند کو محبت ہوتی ہے اور آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے

کہ "خیار کم خیار کم لنسائه" (مشکوٰۃ) اور یہ بھی فرمایا "خیر کم خیر کم لاهله" تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ کیونکہ جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہوگا، محبت رکھے گا وہ عادتاً غیر محرم عورتوں کی طرف نظر نہ اٹھائے گا اور پاک دامن ہوگا اور بدصورتی اور بدسیرتی عورت میں ہو تو خاوند اپنی عورت سے نفرت کرے گا اور عادتاً دوسری عورتوں کی طرف نظر رکھے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ نیک صورت اور نیک سیرت عورت کا خاوند عادتاً اس سے محبت اور نیک سلوک کی وجہ سے خیر ہوگا۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا "لیؤمکم خیارکم" (ابن عساکر) یعنی بہتر لوگ تمہاری امامت کرائیں، اب فرمائیے دلیل کے دونوں مقدمے حدیث سے ثابت ہیں کہ امام بہتر کو بناؤ اور بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہتر ہو اور اس بہتری کی بنیاد بیوی کا حسن صورت اور حسن سیرۃ ہے۔

(۶) آپ نے جھوٹ بولا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ وہ کونسی آیت یا حدیث صحیح ہے کہ امام اس کو بناؤ جس کی بیوی بدصورت اور بدکردار ہو۔ قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے کا نام آپ نے عمل بالحدیث رکھا ہوا ہے۔ اعاذنا الله منها.

مسئلہ نمبر ۲۴

اور یہ بھی کہ امام بڑے سر والا اور چھوٹے عضو مخصوص والا ہو کیا خوب، فقہ حنفی کے روپ میں حسن پرستی اور عضو پیمائی کا تماشا۔ (درمختار ص ۵۲۱ ج ۱، ص ۳۷۵ ج ۱)

جواب: وہاں عضو مخصوص کا نہ صرف یہ کہ ذکر نہیں بلکہ اس کی تردید ہے، مفتی صاحب بلاوجہ ہی فقہائے احناف کے عضو مخصوص سے جا لپٹے ہیں، وہاں صرف عضو کا لفظ ہے اور شامی میں وضاحت ہے کہ عضو مخصوص ہرگز مراد نہیں۔ پھر کیا مراد ہے؟ آپ کے غیر مقلد نواب وحید الزمان نے احناف کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اکبر راسا واصغر قدما اور یہی وضاحت عرف میں بھی ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں "سر وڈے سرداراں دے تے وڈے پیر گنواراں دے" یعنی یہ اعتدال

کے ساتھ سر بڑے ہوں اور اعضاء متناسب ہو، کمال عقل کی دلیل ہے اور اعضاء میں فتور اختلال مزاج کی دلیل ہے۔ اس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ حدیث پاک اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ جتنی جماعت بڑی ہوگی، اتنا اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔ جماعت کی کثرت میں جہاں اور اسباب ہیں وہاں سب سے بڑا سبب امام کا عقل مند ہونا بھی ہے۔ وہ عقل مند ہوگا تو لوگوں کو ساتھ ملائے گا، اگر کم عقل ہوگا تو جماعت میں افتراق وانتشار پھیلائے گا۔ تو مسئلہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ زیادہ عقل والا امام جو جماعت کی کثرت کا باعث ہو، اس امام سے بہتر ہے جو کم عقل ہو اور لوگ اس کے رویے سے تارک جماعت بن جائیں۔

اب آپ کا فرض ہے کہ کوئی ایک آیت یا حدیث صحیح پیش کرو جس کا معنی یہ ہو کہ امام وہ بہتر ہے جو کم عقل ہو اور لوگوں کو لڑانے والا ہو، ورنہ تمہارا یہ کہنا کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے، قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵

فارسی میں ایمان لانا، تکبیر کہنا، سلام کہنا، تکبیر تحریمہ کہنا اور نماز کے تمام اذکار پڑھنا حتی کہ فارسی میں قراءت کرنا سب جائز ہے۔ (درمختار ص ۳۲۵ ج ۱)

الجواب: (۱) معترض نے اپنی طرف سے مسئلہ کا خلاصہ گھڑ لیا ہے، یہاں قید عجز کی موجود ہے کہ جو عربی زبان سے عاجز ہو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ غیر عربی میں قراءۃ اور اذکار ادا کر لے۔

(۲) جو عربی زبان پر قادر ہو اس کے لیے غیر عربی میں قراءت کے پہلے امام صاحبؒ قائل تھے بعد میں رجوع فرمالیا۔ (ہدایہ، شامی) مرجوع عنہ قول منسوخ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اب مفتی صاحب کا عجز قابل داد ہے کہ منسوخات پر اعتراض کر رہے ہیں جیسے منسوخ احادیث قبلہ بیت المقدس، متعہ، کلام در نماز وغیرہ کی احادیث پیش کر کے عوام کو دھوکا میں ڈال رہے ہیں۔

(۳) قرأۃ کے علاوہ باقی اذکار کا جواز ہے مگر اصل عربی میں ہیں مثلاً تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کی بجائے اس کا معنی ادا کرے تو فرضیت تو ادا ہو جائے گی، مگر ترک واجب کا گناہ ہوگا (شامی) تو خلاصہ یہ نکلا کہ لفظ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا واجب ہے فرض نہیں۔ آپ اگر ایک آیت یا حدیث پیش کریں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا فرض ہے، واجب نہیں تو ہم ضد نہیں کریں گے، مان لیں گے، کہ یہ فقہ کا مسئلہ حدیث کے خلاف ہے۔

(۴) آپ ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث پیش فرمائیں کہ غیر عربی میں ایمان لانے والے مسلمان نہیں، غیر عربی میں سلام کرنا جائز نہیں یا کوئی ذکر و دعا غیر عربی میں جائز نہیں؟

مسئلہ نمبر ۲۶

نظم عربی بندے اور اللہ کے درمیان حجاب ہے (نور الانوار ص ۹) عربی اور فارسی اہل جنت کی زبان ہے (درمختار ص ۳۳۵ ج ۱) سبحان اللہ فارسی کے یہ فضائل، اس لیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور امام اعظم فارسی۔

الجواب: (۱) سوال نمبر ۲۷ میں مفتی صاحب نے حضورؐ کو امام اعظم کہا تھا، اب امام ابوحنیفہؒ کو۔ غور فرماویں شاید رجوع فرمالیا ہے۔

(۲) نظم عربی ہر بندے کے لیے حجاب نہیں صرف اس کے لیے بن سکتا ہے جو قرآن پاک کی بلاغت اور مسجع مقفیٰ عبارات پر دھیان لگائے اور اصل ذات و صفات الٰہی سے توجہ ہٹالے۔ پھر یہ توجیہ اس قول پر مبنی ہے جس سے امامؒ نے رجوع فرمالیا تو اب یہ توجیہ بھی مرجوع عنہ قرار پائی۔

(۳) یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربی النسل ہیں اور امام اعظم فارسی النسل ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "**اعظم الناس نصیبا فی الاسلام اهل فارس لو كان السلام فی الثريا لتنا وله رجال من اهل فارس**"

(ک ت ص ۷ ۹ بحوالہ حلیۃ الاولیاء) کے کامل مصداق ہیں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ "وہ (اہل فارس) میری سنت کے تابع دار اور میرے آثار کے پیرو کار ہوں گے" اسی لیے تمام امت آپ کو امام اعظم کہتی ہے جن کی تقلید میں دنیا کے لوگ حضور ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرر ہے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷

امام ابو یوسفؒ نے ہارون رشید کی خاطر عیدین میں بارہ تکبیرات پڑھیں۔
(ردالمختار ص ۷۸۰)

(۱) اولاتو بصیغہ مجہول اس کا تذکرہ ہے اور ساتھ صراحت ہے کہ مذہب چھ تکبیرات کا ہی ہے اور خلیفہ کا ایسا حکم جس پر عمل کرنے میں گناہ نہ ہو اس کو ماننا ضروری ہے اور شامی میں یہ بھی لکھا ہے کہ حاکم ایسا حکم صرف اس کے وقت حکومت تک رہتا ہے ، پھر ختم ہو جاتا ہے (ردالمختار ص ۵۵۰ ج ۱) آپ اگر کوئی آیت یا حدیث پیش کردیں کہ خلیفہ کی امور غیر واجبہ میں نافرمانی واجب ہے تو آپ کا بڑا اکرم ہوگا اور انتظار رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۸

جس نے اپنی محرم ، ماں بہن ، بیٹی سے نکاح کر کے ہم بستری کی ، اس پر کوئی حد نہ ہوگی۔ (ہدایہ ص ۵۱۶ ج ۲)

(۱) ہدایہ میں ان سب کے ساتھ نکاح کرنے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام لکھا ہے (کتاب النکاح)

(۲) نکاح کرنا تو کجا صرف ماں بہن بیٹی سے نکاح کو جائز کہنے والا مرتد اور واجب القتل ہے۔ (فتح القدیر ص ۴۲ ج ۵ ، طحاوی ص ۹۶ ج ۲)

(۳) ایسا نکاح باطل ہے جس طرح حدیث پاک میں ہے "ایما امراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل باطل باطل" (ترمذی)

(۴) اس کے بعد صحبت حرام ہے مگر یہ موجب حد ہے یا موجب تعزیر؟ اس میں

اختلاف ہے کیونکہ نکاح باطل کے بعد صحبت کے بارے میں صراحتاً کوئی حد حدیث میں موجود نہیں اس لیے امام صاحبؒ اس پر تعزیر واجب قرار دیتے ہیں۔ "ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امراة لا تحل له (درمختار ص ۱۷۹ ج ۳) اور یہ قتل تک ہے۔

اس اختلاف میں بعض ائمہ قیاس پر عامل ہیں کہ نکاح باطل شبہ نہیں ہوسکتا۔ امام صاحبؒ قیاس کو چھوڑ کر حدیث کو لے رہے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث سے شبہ ثابت ہو رہا ہے اور حدیث واجماع امت سے ثابت ہے کہ حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ الروضۃ الندیہ)

نوٹ: شاید مفتی صاحب جاہلوں کو یہ دھوکا دیں کہ حد نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ گناہ ہے نہ سزا ہے تو یہ خالص فریب ہے، مفتی صاحب سے عرض ہے کہ وہ کسی صریح حدیث سے پیشاب پینے، پاخانہ کھانے، خنزیر کھانے، مردار کھانے، سود کھانے وغیرہ پر حد دکھا دیں؟ اگر شرعاً ان پر کوئی حد نہیں تو یہ سب کچھ برملا کھانا پینا شروع کر دیں اور اپنی جماعت کو بھی کھلائیں۔

مسئلہ نمبر ۲۹

اس لیے کہ آدم کی تمام بیٹیاں نکاح کے مقصد میں برابر سود مند ہیں (ماں، بہن اور بیٹی کی کیا تمیز) کمیونسٹ دہریے بھی یہی راگ الاپتے ہیں ان پر اس قدر غصہ کیوں؟

(۱) اگر مقصود کا مطلب یہ ہے کہ ماں، بہن، بیٹی سب کی تخلیق کا مقصد اولاد پیدا کرنا ہے تو اس کا منکر آپ کے سوا کون ہے؟ اور یہ کس آیت اور حدیث کے خلاف ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ ماں، بہن، بیٹی سے نکاح جائز ہے تو یہ آپ کا صاحب ہدایہ پر بہتان اور افتراء ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰

کوئی عورت نابالغ بچے کے ساتھ یا دیوانے کے ساتھ شوق و رغبت کے

ساتھ زنا کرے تو اس پر بھی کوئی حد نہیں (کیسا رنگین مذہب ہے) ہدایہ ص ۵۱۸ ج ۲)

(۱) مفتی صاحب! معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غیر مقلد عورتیں نابالغوں اور دیوانوں سے بہت شوق ورغبت رکھتی ہیں تاکہ حد نہ لگے۔

(۲) نابالغ اور دیوانہ تو مرفوع القلم ہے۔ یہ زنا ایک ہی فعل ہے جس کا فاعل بچہ اور دیوانہ ہے اور مفعولہ عورت ہے۔ جب اصل فاعل پر حد ساقط ہوگئی تو مفعولہ پر بھی سقوط حد کے لیے سبب بن گیا اور حد شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے، ہاں تعزیر واجب ہو جاتی ہے، آخرت کی سزا بھی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱

امام وقت قتل کے سوا جو گناہ بھی چاہیں کرلیں ان پر کوئی حد نہیں (ٹھیک ہے ان پر حد لگا کر آپ گداگری کہاں سے کریں گے) (ہدایہ ص ۵۲ ج ۳)

جواب: ہدایہ میں آگے وضاحت موجود تھی کہ قصاص میں حق عبد ہے اس کا مطالبہ کرنے والا وہ صاحب حق موجود ہے جو مطالبہ کر سکتا ہے لیکن حدود حقوق اللہ میں سے ہیں اور ان کے نافذ کرنے میں سب سے بڑا مسلمان حاکم خدا کا نائب ہے، وہ حدود دوسروں پر نافذ کرتا ہے لیکن اگر وہ نائب خود حد توڑ دے کہ اس سے اوپر کوئی حد نافذ کرنے والا نہ ہو تو اس کو خود خدا تعالیٰ ہی سزا دیں گے، آپ کسی صریح آیت یا صحیح حدیث سے ثابت کر دیں کہ ایسے حاکم پر کون حدود نافذ کرے، ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۳۲

زنا کرنے کے لیے عورت کرایہ پر لی اور منہ کالا کر لیا تو ایسی صورت میں کوئی حد نہیں (معاذ اللہ کیسا روپ اور کیسی فحاشی) (عالمگیری ص ۲۲۸ ج ۲)

جواب : (۱) مفتی صاحب نے روایتی بددیانتی سے کام لیا ہے، درمختار میں صراحتاً ہے ''والحق وجوب الحد'' (ص ۵۷ ج ۳) حق یہ ہے کہ حد واجب ہے۔ معترض کو یہ حق بات کیوں نظر نہ آئی؟ اور عالمگیری والے غیر مفتیٰ بہ قول میں بھی آگے

صراحت ہے "یوجعان عقوبة ویحبسان یتوبا" (عالمگیری ص ۱۴۹ ج ۲) یعنی ان دونوں کو سخت سزا دی جائے گی اور دونوں کو اتنا عرصہ قید رکھا جائے گا کہ وہ توبہ کر لیں (ان کی توبہ کا یقین حاکم کو ہو جائے)

(۲) آپ کے مذہب میں تو غیر مقلد عورت متعہ کرواتی رہے تو حد یا تعزیر تو کیا زبان سے انکار بھی جائز نہیں۔ (ہدیۃ المھدی ص ۱۱۸ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۴۳

شراب کی تلچھٹ پینا حرام نہیں مکروہ ہے اور سرکہ میں ملا لیں تو کراہت بھی ختم۔ (عالمگیری)

جواب: عالمگیری میں ہے "یکرہ شرب دردی الخمر" (ص ۴۱۲ ج ۵) اور آپ کی نزل الابرار میں ہے "کرہ شرب دردی الخمر" (ص ۸۹ ج ۳) بتائیے ہمارے اور تمہارے مسئلہ میں کیا فرق ہے، تمہارے نزدیک تو یہ مسئلہ فقہ نبوی کا ہے اور فرمائیے کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے اور یہ میل سرکہ میں مل گئی تو سرکہ بن گئی۔ (عالمگیری ص ۴۱۲ ج ۵) اب سرکہ حلال ہے "نعم الا دام الخل" (مسلم) آپ سرکہ کے حرام ہونے پر کوئی آیت یا حدیث پیش کریں، آپ کو شراب کی تلچھٹ سے کیا کام؟ آپ خالص خمر میں آٹا گوندھ کر روٹی پکا کر کھا لیں تو درست ہے (نزل الابرار ص ۸۹ ج ۳) اور خالص خمر میں مچھلی ڈال کر تھوڑی دیر دھوپ میں رکھ دیں اور کھائیں (سالن تیار ہے) (بخاری)

مسئلہ نمبر ۴۴

نبیذ مطبوخ شراب بھی حلال ہے۔ (عالمگیری ص ۴۱۳ ج ۵)

جواب: خدا جانے مفتی صاحب نے شراب کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟ اصل عبارت میں خمر کا لفظ ہی نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵

البختج ایک خاص قسم کی شراب ہے جس کو امام ابو یوسفؒ نے ہارون

الرشید کو پینے کی اجازت دی تھی اس لئے اس کو ابو یوسفی بھی کہنے لگے (عالمگیری) حالانکہ اسکی اباحت کا فتویٰ امام ابراہیم نخعیؒ نے بھی دیا تھا۔ جیسا نسائی ج ۲، ص ۳۳۵ پر ہے۔ اماموں کو تو معاف کرو۔

جواب: یہاں بھی خمر کا کوئی لفظ نہیں خدا جانے مفتی صاحب نے شراب کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے، ہاں عالمگیری ص ۴۱۲، ۴۱۳ ج ۵ پر **البختج** ایک مشروب کا ذکر ہے جسے مثلث بھی کہتے ہیں جس کے پینے کا ثبوت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے کہ صحابہ مثلث پیا کرتے تھے۔
(بخاری)

مسئلہ نمبر ۳۶

فتاویٰ عالمگیری کی کتاب الحیل میں اللہ کے فرائض سے جان چھڑانے کے بے شمار حیلے بتائے گئے ہیں ان سب کا قرآن وحدیث سے ثبوت دیں۔

جواب: کتاب الحیل عالمگیری ص ۳۸۹ ج ۶ سے لے کر ص ۴۳۶ ج ۶ تک ہے اس کی پہلی فصل میں ہے:

ہمارے علماء کے مذہب میں ہر حیلہ جس سے آدمی دوسرے کا حق مٹائے یا اس میں شبہ ڈالے یا امر باطل کو مشتبہ بصدق وصواب کرنے کا وسیلہ کرے تو وہ مکروہ تحریمی ہے اور ہر حیلہ جس سے آدمی اپنے آپ کو حرام سے چھڑوائے یا اس وسیلہ سے حلال تک پہنچ جاوے تو یہ امر نیک ہے"۔ (عالمگیری ص ۳۹۰ ج ۶) بتائیے اس میں کونسی بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے؟ (۲) مفتی صاحب کو شاید حیلہ کی تعریف ہی یاد نہیں ہے "**الحیلة اسم من الاحتیال وھی التی تحول المرء عما یکرھه الی مایحبه** (کتاب التعریفات ص ۴۲) یہ خفیہ تدبیر کبھی جائز ہوتی ہے کبھی ناجائز ہوتی ہے۔ جائز حیلہ کا ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو فرمایا کہ اپنی بیوی کو سو لکڑیاں مارنے کی بجائے سو تنکوں کا جھاڑو مارو۔ اور حدیث پاک میں ہے کہ حضرت بلالؓ نے دو صاع ردی کھجوروں کے بدلے ایک

صاع اچھی کھجوریں لے لیں، آپؐ نے فرمایا یہ ناجائز ہے اور اس کے جواز کا حیلہ بتایا کہ جو کھجوریں تمہارے پاس ہیں ان کو درہموں کے عوض بیچ دو، اور اتنے درہموں کی اچھی کھجوریں لے لو۔ ہمارے ہاں بھی ایسے ہی حیلے ہیں۔

حرام حیلے وہ ہیں جو اصحاب سبت مچھلیاں پکڑنے کے لیے حیلے کرتے تھے وغیرہ۔

جائز اور ناجائز حیلے میں فرق نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کتیا کے دودھ اور بکری کے دودھ میں فرق نہ کرے۔

کتاب الحیل

غیر مقلدین کے اصاغر سے اکابر تک عوام کو فریب دینے کے لیے یہ بھی شور مچاتے ہیں کہ فقہ میں بہت حیلے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ پروپیگنڈہ وہ لوگ کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات میں حیات علم اور قدرت کی صفات مانتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو الاستھزاء ، السخرية والمكر والخداع والكيد جیسی صفات سے بھی متصف مانتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ معاذ اللہ ٹھٹھے باز، مسخرہ، مکار، فریب کار، دھوکے باز ہے۔ حیلہ عربی لفظ ہے اس کی تعریف یہ ہے "الحيلة اسم من الاحتيال وهي التي تحول المرء عما يكرهه الى ما يحبه" (کتاب التعریفات ص۴۲)

یہ خفیہ تدبیر اگر ابطال حق یا اثبات باطل کے لیے ہو تو حرام ہے۔ اگر مقصود احقاق حق اور ابطال باطل ہو تو واجب ہے۔ اگر مکروہ سے بچنے کے لیے حیلہ کرے تو مستحب ہے۔ اگر ترک ممدوح کے لیے حیلہ کرے تو مکروہ ہے، الغرض حیلہ کا لفظ جائز ناجائز دونوں پر استعمال ہوتا ہے مگر حرام وحلال کا فرق واضح ہے جیسے سجدہ کا لفظ خدا اور بت دونوں کے سجدہ پر استعمال ہوتا ہے مگر ایمان اور کفر کا فرق واضح ہے۔

ایک اور وضاحت: احناف کے ہاں جواز اور نفاذ میں تلازم نہیں اس لیے بعض اوقات ایک چیز کا جواز نہ بھی ہو تو نفاذ ہو جاتا ہے جیسے حالتِ حیض میں طلاق کا

جواز نہیں مگر طلاق دے دی تو نفاذ ہو جائے گا، ایک ہی دفعہ تین طلاق کا جواز نہیں، گناہ ہے مگر دینے سے واقع ہو جائیں گی۔ حلالہ کی شرط سے نکاح کرنا گناہ ہے مگر عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی، اس لیے یہ فرق کرنا بھی ضروری ہے کہ فقہ حنفی بعض جگہ صرف نفاذ حکم کی قائل ہے مگر اس کے جواز کا بہتان بھی فقہ پر لگا دیا جاتا ہے۔

قرآن پاک میں دونوں قسم کے حیلوں کا ذکر ہے ''خذ بیدک ضغثا فاضرب به ولا تحنث'' حضرت ایوب علیہ السلام نے حالت ابتلاء میں اپنی پاک دامن بیوی کو غصہ سے سو چھڑیاں مارنے کی قسم کھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ نے حکم دیا کہ اے ایوب قسم میں جھوٹے نہ ہونا، سو شاخیں ایک جگہ باندھ کر اس طرح مارو کہ سب اس کے بدن سے لگ جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک تدبیر تھی اور ایک ضعیف الخلقہ شخص کو زنا کے سو کوڑے مارنے کے لیے آنحضرت ﷺ نے بھی ایسا حکم فرمایا تھا (لغات الحدیث، ز) کیا اب قرآن کو بھی حیلے بتانے والا کہو گے؟ اور حرام حیلے کا ذکر بھی قرآن میں ہے کہ اصحاب سبت مچھلیاں پکڑنے کے لیے گڑھے کھودتے تھے، جب مچھلیاں ان میں آجاتیں تو پکڑ لیتے یہ حیلہ حرام ہے۔ حدیث پاک میں بھی دونوں قسم کے حیلوں کا ذکر ہے۔ حضرت بلالؓ نے دو صاع ردی کھجوروں کے بدلے ایک صاع اچھی کھجور لی، یہ سود بنتا ہے، حضرت ﷺ نے اس سود سے بچنے کا حیلہ تعلیم فرمایا کہ اپنی کھجوریں پیسوں سے بیچو پھر اس رقم کی اچھی کھجوریں لے لو اور حرام حیلے کا بھی ذکر ہے کہ بنی اسرائیل پر اونٹ کی چربی کو حرام کیا تھا، انہوں نے چربی پگھلا کر بیچنی شروع کر دی اور قیمت کھا لیتے، یہ حرام ہے، اس لیے غیر مقلدین کا فرض ہے کہ وہ ہر حیلہ فقہ کے الفاظ میں لکھ کر اس کے خلاف ایک ایک صریح آیت یا ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں ورنہ ان کو بلا وجہ قرآن و حدیث کے خلاف کہنا، قرآن و حدیث پر جھوٹ ہے اور فقہ ثقہ پر بھی۔ خدا تعالیٰ تمہیں اس جھوٹ سے توبہ کی توفیق دیں۔

معاریض کا بیان

غیر مقلد امام ابراہیم نخعی کی بعض معاریض پر بھی حیلہ کا لفظ استعمال کر کے عوام کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ عالمگیری میں صراحت ہے کہ "یجب ان یعلم ان استعمال المعاریض للتحرز عن الکذب" (۴۳۶ ج ۲) یعنی یہ جاننا واجب ہے کہ معاریض (توریہ) کا استعمال جھوٹ سے بچنے کے لیے ہوتا ہے۔ علامہ سید شریفؒ فرماتے ہیں کہ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ایسی بات کرے کہ مخاطب اس کا مطلب اور سمجھے اور متکلم کی مراد اور ہو جیسے لڑائی میں دشمن کے فوجی کو کہے افسوس تمہارا امام مر گیا۔ وہ سمجھے کہ ہمارا کمانڈر مر گیا لیکن اس کی مراد یہ تھی کہ اگلا سپاہی مر گیا۔ (کتاب التعریفات ص ۳۲) تعریض کا یہ لفظ قرآن پاک سے لیا گیا ہے "لا جناح علیکم فیما عرضتم به من خطبة النساء (الآیۃ)

اور ابن عدی نے مرفوعاً حدیث روایت کی ہے کہ ان فی المعاریض مندوحةً عن الکذب (اتحاف السادة المتقین ص ۵۲۸ ج ۲) "بے شک معاریض (ذو معنی بات) میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔ ایک بڑھیا سن کر رونے لگی، حضرت نے فرمایا، بڑھیا جوان ہو کر جنت میں جائے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ ایسی ذو معنی بات فرمائی کہ آپ کا مطلب اور تھا اور مخاطبین اس کا مطلب اور سمجھے، اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ نے ھاد یھدینی ہجرت کی رات فرمایا جس سے صدیق اکبرؓ جنت کا راستہ مراد لے رہے تھے اور مخاطبین جنگل کا راستہ، (اتحاف السادة المتقین ص ۵۲۸ ج ۲)

تو اسی طرح کسی شدید ضرورت کے موقعہ پر اگر امام ابراہیم نخعیؒ نے ایسی ذو معنی بات فرما دی تو کسی آیت یا کسی حدیث کے خلاف نہیں کیا۔ خدا تعصب کا برا کرے، یہ حق سننے، سمجھنے اور ماننے کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔